سوال

(65) ِی کھانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کسی مجبوری کی بنا پر اگر کوشخص تاخیر سے سحری کھا رہا ہو اور اسی دوران فجر کی اذان ہو جائے تو کیا اذان سنتے ہی کھانے سے ہاتھ اٹھا لینا چاہیے یا اذان کے ختم ہونے تک وہ کھا پی سکتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سے اس بات کا یقین ہو کہ اذان بالکل صحیح وقت پر ہو رہی ہے تو اذان سنتے ہی اسے سحری کھانا چھوڑ دینا چاہیے۔ حتیٰ کہ اگر اس کے منہ میں نوالہ ہے تو اسے چاہیے کہ اسے اگل دے تاکہ یقینی طور پر اس کا روزہ صحیح ہو۔ تاہم اگر اسے یقین ہو یا کم از کم شک ہو کہ اذان وقت سے قبل ہو رہی ہے تو اذان سن کر کھا۔

باس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے سوال کیا کہ سحری کھانے کے دوران اگر شک ہو کہ فجر کا وقت ہو گیا تو کیا میں سحری کھانا چھوڑ دوں؟ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کہ جب تک شک ہو کھاتے رہو۔ جب فجر کا یقین ہو جائے تو کھانا چھوڑ دو۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک بھی یہی ہے۔

م نووی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ شوافع نے شک کی حالت میں کھاتے رہنے کا جواز درج ذیل قرآنی آیت سے اخذ کیا ہے۔

وَكُلوا وَاشرَبوا حَتّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الخَيطُ الأَبيَضُ مِنَ الخَيطِ الأَسوَدِ مِنَ الفَجرِ... ١٨٧... سورة البقرة

اور راتوں کو کھاؤ پیو حتیٰ کہ تم کو سیاہی شب کی دھاری سے سپیدہ صبح کی دھاری نمایاں نظر آ جائے۔

اس آیت میں یقین کا لفظ ہے۔ جس کا مفہوم یہ ہے کہ جب یقینی طور پر کچھ واضح ہو جائے۔ یعنی جب شک کی کیفیت نہ ہو بلکہ یقین ہو کہ فجر کا وقت آ گیا ہے

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی یوسف القرضاوی

روزہ اور صدقۃ الفطر، جلد: 1، صفحہ: 174

محدث فتویٰ